روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L.29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 4 نومبر 2003ء 8 رمضان 1424 ہجری-4 نبوت 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 252

سراسر رحمت اور مغفرت

حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

رمضان ایک ایسا مہینہ ہے جس کی ابتدا نزول رحمت ہے۔ جس کا وسط مغفرت الٰہی ہے اور جس کا اختتام آگ سے آزادی پر منتج ہوتا ہے۔

(مشکوٰۃ کتاب الصوم)

رمضان المبارک کے فضائل و برکات اور قبولیت دعا کے ایمان افروز مضمون کا بیان

روزہ تقویٰ، قبولیت دعا اور قرب الٰہی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے

قرآن کو رمضان سے خاص نسبت ہے اس لئے قرآن پڑھیں اور درس القرآن میں شامل ہوں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 31۔ اکتوبر 2003ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 31۔ اکتوبر 2003ء کو بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے اپنے خطبہ میں رمضان المبارک کے فضائل، برکات، اہمیت اور اس میں عبادات کی طرف خصوصی توجہ دینے اور قبولیت دعا کا ایمان افروز مضمون بیان فرمایا۔ اس مضمون کی پر معارف تشریح آیات قرآنی، احادیث نبویہ، ارشادات حضرت مسیح موعود اور تحریرات خلفاء سلسلہ کی روشنی میں بیان فرمائی۔

حضور ایدہ اللہ کا یہ خطبہ ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ ہوا اور متعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر ہوا۔

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ کی آیات 187-186 کی تلاوت فرمائی اور بعد میں ترجمہ بھی بیان فرمایا جن میں روزوں کی فرضیت برکات اور قبولیت دعا کا تذکرہ ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے رمضان کا مہینہ شروع ہو چکا ہے جو بہت عظیم اور برکتوں والا مہینہ ہے اس میں وہ لوگ بھی جو عبادات میں سست ہوتے ہیں وہ بھی عبادتوں کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور ان میں سے بعض بعد میں مستقل طور پر نیکیوں پر قائم ہو جاتے ہیں۔ رمضان میں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کا ہر دروازہ کھولتا ہے۔ قرآن کریم کو رمضان سے خاص نسبت ہے۔ حضرت جبرئیل رمضان میں آنحضرتؐ کے ساتھ قرآن کا دور کیا کرتے تھے۔ قرآن کریم پڑھنے اور اسے سمجھنے کی طرف خصوصی توجہ احباب کو کرنی چاہئے اور جہاں درس القرآن کا انتظام ہے اس میں شامل ہونا چاہئے۔ اس مہینہ میں نمازوں کی ادائیگی، نوافل پڑھنے، غریبوں کا خیال رکھنے، عفو اور درگزر اختیار کرنے اور انتقام نہ لینے کی عادات کا خصوصی اہتمام کرنا چاہئے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہر چیز کا دروازہ ہے اور عبادت کا دروازہ روزے ہیں۔ روزہ ڈھال ہے اور آگ سے بچانے والا حصن حصین ہے۔ جنت میں بالا خانہ ہونگے جو روزے کے پابند اور رات کو اٹھ کر نمازیں پڑھنے والوں کو ملیں گے۔ رمضان میں اللہ کا ذکر کرنے والا بخشا جاتا ہے اور نامراد نہیں رہتا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ رمض سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ روزہ دار ایک طرف اکل و شرب پر صبر کرتا اور دوسری طرف احکام الٰہی پر عمل کر کے محبت الٰہی کی حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے دونوں حرارتیں مل کر رمضان بنتی ہیں۔ یہ تنویر القلوب کا مہینہ ہے اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ روزے کا اجر عظیم ہے کم کھانے سے کشفی طاقت بڑھتی ہے اور روحانی قویٰ تیز ہوتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ قبولیت دعا کی آیت کو رمضان کے ساتھ رکھا گیا ہے۔ قبولیت دعا کا رمضان المبارک اور روزہ دار سے خاص تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ان لوگوں کی دعا قبول کرتا ہوں جو میرے احکام مانتے ہیں اور مجھ پر یقین رکھتے ہیں گویا قبولیت دعا کے لئے دو شرائط اللہ تعالیٰ نے رکھی ہیں کہ میرے احکام مانو اور مجھ پر مکمل یقین رکھو۔ جب انسان خدا تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لیتا ہے تو اللہ کے فضلوں کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ روزہ جیسے کہ تقویٰ سیکھنے کا ذریعہ ہے ایسا ہی قرب الٰہی حاصل کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔ رمضان دعاؤں کا مہینہ ہے۔ افطاری کے وقت کی دعا رد نہیں ہوتی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جب بندہ نصف شب کے بعد عبادت کے لئے اٹھتا ہے تو خدا تعالیٰ نچلے آسمان پر آ جاتا ہے اور بندے کی پکار سنتا ہے۔ مومن کا پانی دعا ہے جس کے بغیر مومن زندہ نہیں رہ سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیاروں کی طرح دعائیں کرنے کی توفیق دے، اپنا حقیقی عبادت گزار بندہ بنائے، ہم پر رحم کرے اور احمدیت کی فتوحات کے نظارے دکھائے۔ اے اللہ ہمیں اس رمضان کی برکات سے حصہ دے اور ہمیں اپنی رحمت و فضل کی چادر میں لپیٹ لے۔ آمین

ایک ماہ میں دس افراد کی بینائی بحال کرنے کی غیر معمولی خدمت

خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا جماعت احمدیہ کی روایات کا حصہ ہے۔ نور آئی ڈونر ایسوسی ایشن مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نابینا افراد کی بینائی بحال کر کے ان کو روزمرہ کے کام سرانجام دینے کے قابل بنا رہی ہے۔ ایسوسی ایشن کا بنیادی مقصد احباب جماعت سے عطیہ چشم حاصل کر کے نابینا افراد کو کارنیا پیوند کرنا اور ان کی آنکھوں کی روشنی بحال کرنا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ کام بڑی تیزی سے جاری ہے۔ صرف ایک ماہ کے دوران نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن کو پیوندکاری کے دس آپریشنز کرنے کی توفیق ملی ہے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مورخہ 26 ستمبر 2003ء کو آئی ڈونر مکرم طاہر احمد صاحب ناصر آباد فضل عمر ہسپتال ربوہ میں رات ایک بجے وفات پا گئے، دو گھنٹے کے اندر اندر کارنیا حاصل کیا گیا۔ مورخہ 28 ستمبر 2003ء کو دو پیوند کاری کے آپریشنز ہوئے۔

مورخہ 7۔ اکتوبر 2003ء کو ربوہ کے ایک آئی ڈونر مکرم مرزا نور دین صاحب سرگودھا میں وفات پا گئے۔ مرکزی آئی بنک کی ٹیم نے سرگودھا پہنچ کر کارنیا حاصل کئے۔ مورخہ 9۔ اکتوبر 2003ء کو دو پیوند کاری کے آپریشنز ہوئے۔

مورخہ 18۔ اکتوبر 2003ء کو مکرمہ توقیر فاطمہ صاحبہ بنت مکرم محمد خان صاحب آف ادرحماں ضلع سرگودھا وفات پا گئیں۔ آئی بنک کی ٹیم ادرحماں پہنچی اور کارنیا حاصل کر کے رات گئے واپس ربوہ پہنچی۔ اسی طرح مورخہ 20۔ اکتوبر 2003ء کو مکرم شمیم احمد صاحب ابن مکرم بشیر احمد صاحب فیصل آباد میں وفات پا گئے۔ آئی بنک کی ٹیم نے فیصل آباد پہنچ کر کارنیا حاصل کئے اور مذکورہ دو آئی ڈونرز کے کارنیا حاصل ہونے کے بعد پیوند کاری کے چار آپریشنز مورخہ 21۔ اکتوبر 2003ء کو ہوئے۔ جن میں سے ایک مریض احمدی اور تین غیر از جماعت تھے۔

باقی صفحہ 7 پر

خطبہ جمعہ

روزہ سب عبادتوں میں افضل ہے اس میں ساری عبادتیں سمٹ کر عروج کو پہنچتی ہیں

کوشش کریں کہ رمضان کی برکت سے تمہاری نیکیاں چمک اٹھیں اور ہر رمضان تمہیں پہلے سے بہتر حالت میں پائے

جس رات آپ نے اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرلی وہی رات آپ کے لئے لیلۃ القدر ہے

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع کے خطبہ جمعہ فرمودہ 30/مئی 1986ء بمقام بیت الفضل لندن کا اصل متن

حضور نے سورۃ البقرہ کی آیات 184و185 کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ :۔

رمضان المبارک کا مقدس مہینہ اپنے آخری مراحل میں داخل ہو رہا ہے اور آج 21واں روزہ ہے۔

جماعت کو میں کچھ عرصہ سے عبادت کا حق ادا کرنے کی طرف متوجہ کر رہا ہوں۔ اور اس بات پر زور دے رہا ہوں کہ **کمیت کے لحاظ سے بھی اور کیفیت کے لحاظ سے بھی عبادت میں ترقی کی جائے یعنی عبادت کا معیار تعداد میں بھی بڑھایا جائے اور عبادت کا معیار اس کے معنی اور مرتبہ اور روح کے لحاظ سے بھی بڑھایا جائے۔**

چند دن ہوئے ایک صاحب نے میری توجہ اس طرف مبذول کروائی کہ جماعت احمدیہ میں جب لفظ عبادت بولا جاتا ہے تو اس سے معاً نمازوں کی طرف ذہن منتقل ہو جاتا ہے اور وہیں ٹھہر جاتا ہے اور نمازوں سے آگے بڑھ کر جو عبادت کا مفہوم ہے اس کی طرف ذہن عموماً منتقل نہیں ہوتے۔ ہر چند کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں ان خطبات کے بعد احمدی دوستوں نے اس طرف بڑی توجہ کی، جو پہلے نمازوں سے غافل تھے وہ نمازیں پڑھنے لگے اور جو پہلے نمازیں ادا کرتے تھے ان کا معیار اللہ کے فضل سے بلندتر ہو گیا ہے، لیکن روزوں کے لحاظ سے جماعت کا جو معیار ہونا چاہئے اس سے ابھی تک جماعت بہت گری ہوئی ہے۔ اس طرف توجہ بھی پوری نہیں رہی اور کوئی ایسی غیر معمولی تبدیلی بھی دکھائی نہیں دے رہی جس سے ہم اندازہ کرسکیں کہ وہ خطبات کے مفہوم کو پوری طرح سمجھ رہے ہیں اور عبادت میں روزوں کو بھی داخل کر رہے ہیں۔ چونکہ اس سے پہلے رمضان کا مہینہ نہیں تھا اس لئے اس غلطی کی نشاندہی کی ہی نہیں جاسکتی تھی۔ اب جبکہ رمضان شریف کا مہینہ آیا ہے تو لکھنے والے نے محسوس کیا کہ اس طرف ابھی نمایاں کمی ہے۔ چنانچہ میں نے بھی اپنے عمومی تجربہ کی بناء پر نگاہ ڈال کر دیکھا تو ان کی طرف سے اس معاملہ میں توجہ دلانا بالکل برحق تھا۔

جماعت احمدیہ میں روزوں کی طرف بالعموم توجہ کم ہے اور اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ غیر احمدی علماء نے روزوں پر ضرورت سے زیادہ اور اعتدال سے آگے نکل کر اتنا زور دیا ہے کہ اس کے ردعمل کے طور پر روزوں کی طرف توجہ کم ہوگئی۔ دوسرے روزوں کے معاملہ میں چونکہ یہ سمجھا جاتا ہے کہ سختی نہیں کرنی اس لئے جتنی کرنی چاہئے اس سے بھی گر گئے ہیں اور یہ ایک بہت ہی تکلیف دہ شکل ہے۔ کیونکہ درحقیقت روزہ تو عبادت کا معراج ہے۔ **روزہ سب عبادتوں میں افضل ہے اس میں ساری عبادتیں سمٹ جاتی ہیں تمام عبادتیں اپنے عروج تک پہنچ کر روزہ کی شکل اختیار کرتی ہیں۔ اس کے اوپر صرف ایک حج کا مقام ہے اور حج کے بعد روزہ کا مقام آتا ہے۔ باقی سب عبادتیں ان دونوں کے تابع ہیں۔**

پس اس پہلو سے روزوں میں غفلت ایک بہت ہی بڑا نقصان ہے جو جماعت احمدیہ برداشت کر رہی ہے۔ اگرچہ یہ نقصان ہر جگہ پایا جاتا ہے لیکن میرا یہ اندازہ ہے کہ ہمارے خوشحال طبقہ میں یہ کمی زیادہ ہے اور اسی طرح پاکستان سے باہر کی جماعتوں میں کمی زیادہ ہے۔ مغربی تہذیب سے متاثر ہو کر نئی نسلوں نے عبادت کے معیار میں ویسے ہی کمزوری دکھائی مگر نمازوں میں نسبتاً کم اور روزہ میں بہت زیادہ۔ اب جب کہ بار بار تلقین کی گئی تو دنیا بھر سے بڑی خوشکن خبریں آ رہی ہیں۔ صرف مغربی ممالک یا پاکستان یا ہندوستان سے نہیں بلکہ دنیا کے سب ممالک سے رپورٹیں آ رہی ہیں کہ نئی نسلوں میں نمازوں کا معیار خدا کے فضل سے بہت بلند ہوا ہے۔ لیکن روزہ کے متعلق کسی نے ایسی خوشخبری نہیں دی۔

معلوم یہی ہوتا ہے کہ تجزیہ کرنے والے کی بات درست ہے۔ جب ہم عبادت کا لفظ بولتے ہیں تو سننے والے احمدی عبادت سے بالعموم نمازیں مراد لے کر اسی کو کافی سمجھ لیتے ہیں حالانکہ عبادت میں اول حج ہے جو سب سے بڑی عبادت ہے اور پھر روزے ہیں جو حج کے سوا باقی تمام عبادتوں کا خلاصہ ہیں اور حواس خمسہ کی قربانیوں کا نچوڑ ہیں۔ اسی طرح پھر نماز ہے جو ایک مستقل عبادت ہے اور مومن کے لئے روحانی غذا ہے اور اس لحاظ سے یہ مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔

آج میں روزوں کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں باوجود اس کے کہ اب آج کے بعد صرف نو روزے رہ گئے ہیں رمضان کی برکتوں میں سے جتنا بھی حصہ کسی کو نصیب ہو جائے وہ بھی بڑا غنیمت ہے اور اگر گزشتہ رات لیلۃ القدر نہیں تھی تو پھر لیلۃ القدر ابھی آنے والی ہے جس کی تلاش میں چودہ سو سال سے امت ہمیشہ غیر معمولی توجہ کرتی رہی ہے اس کو پانے کے لئے توجہ اور جستجو کے لحاظ سے غیر معمولی محنت دکھاتی رہی ہے جستجو اس لحاظ سے کہ ان آخری دس راتوں میں سے کون سی رات لیلۃ القدر ہے اور محنت اس لحاظ سے کہ بعض لوگ راتوں کا اکثر حصہ جاگ کر گزارتے ہیں کہ انہیں لیلۃ القدر کی گھڑی نصیب ہو جائے اس پہلو سے چونکہ اس بات کا امکان موجود ہے کہ بقیہ نو راتوں میں ہی لیلۃ القدر کی رات بھی ہو اس لئے اب بھی اگر توجہ دلائی جائے تو بہت زیادہ تاخیر نہیں ہوئی اور استفادہ کرنے کا امکان روشن ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کی اہمیت کو واضح کرنے کے لئے جو ارشادات فرمائے ہیں ان سے احادیث کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ مگر ان کا ذکر کرنے سے پہلے میں ان آیات کا ترجمہ اور مفہوم آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو میں نے شروع میں تلاوت کی تھیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے .... کہ اے وہ لوگو جو ایمان لے آئے ہو تم پر روزے اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے (۔) تا کہ تم تقویٰ کی باریک راہیں اختیار کرو اور تقویٰ کے اعلیٰ مضامین سمجھو (۔) یہ تو گنتی کے چند دن ہیں اس لئے ان سے بھاگنے یا گھبرانے کی ضرورت نہیں اور وہ چند دن بھی ایسے ہیں جن میں تمہیں خدا تعالیٰ تمہاری تکلیف کے پیش نظر سہولتیں بھی دیتا ہے اور استثناء بھی مقرر فرماتا ہے۔ چنانچہ باوجود اس کے کہ گنتی کے چند دن ہیں

پبلشر آغا سیف اللہ پرنٹر قاضی منیر احمد، مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

(۔) ان چند دنوں میں بھی خدا تعالیٰ اتنی سہولت مہیا فرما رہا ہے کہ تم میں سے جو مریض ہو یا سفر پر ہو اس کے لئے ضروری قرار نہیں دیتا کہ اسی مہینے میں روزے رکھے بلکہ بعد ازاں جس وقت سہولت میسر آئے وہ روزے رکھ سکتا ہے۔ (۔) ہاں وہ لوگ جو روزہ کی طاقت نہیں رکھتے ان پر ایک مسکین کو کھانا کھلانے کے بقدر روزہ کا فدیہ دینا ضروری ہے۔

اس آیت کا دو طرح سے ترجمہ کیا جا سکتا ہے اطاق یطیق کا معنی مثبت طور پر لیا جا سکتا ہے اور منفی طور پر بھی لیا جا سکتا ہے کیونکہ یہ صیغہ باب افعال کا ہے اور اس باب میں یہ خاص خوبی ہے کہ وہ ایجابی اور سلبی دونوں لحاظ سے معانی پیدا کرتا ہے۔ اس لئے اس ایک لفظ میں یہ دونوں معنے بیان فرما دیئے گئے ہیں۔

اور جو بعد میں آنے والی آیت ہے وہ اس مضمون کو اور زیادہ کھول دیتی ہے۔

اگر منفی معنوں کو مدنظر رکھیں تو وعلی الذین یطیقونہ کا ایک معنی یہ ہے کہ وہ لوگ جو روزہ کی طاقت نہیں رکھتے ان کے لئے فدیۃ طعام مسکین ایک مسکین کا کھانا کھلانا بطور فدیہ مقرر کیا گیا۔ اور اگر مثبت معنوں کو مدنظر رکھیں تو علی الذین یطیقونہ کا دوسرا معنی یہ ہے کہ وہ لوگ جو مریض یا مسافر ہونے کے باوجود روزہ کی طاقت رکھتے ہیں"۔ اس لحاظ سے یطیقونہ میں ہ' کی ضمیر اگر فدیہ کی طرف لے جائیں تو یہ معنے ہوں گے کہ وہ مسافر اور مریض جو فدیہ دینے کی طاقت بھی رکھتے ہیں ان کے لئے بھی ان چھوڑے ہوئے روزوں کو بعد میں رکھنے کے علاوہ مسکین کو کھانا کھلانا بطور فدیہ مقرر ہے۔ ان دونوں معنوں کو جب بعد میں آنے والی آیت کے ساتھ ملا کر دیکھتے ہیں (۔) تو معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص طوعی طور پر نیکی اختیار کرے اور نفلی رنگ میں کوئی نیکی کرنا چاہے (یعنی نفلی رنگ میں فدیہ بھی ادا کرنا چاہے) تو یہ اس کے لئے بہتر ہے۔

پس اس آیت کے ساتھ ملا کر میں اس پوری آیت کا مطلب یہ سمجھتا ہوں کہ (۔) کے ایک معنے تو یہ بنیں گے کہ وہ لوگ جو روزہ کی طاقت ہی نہیں رکھتے یعنی رمضان گزرنے کے بعد بھی وہ روزہ نہیں رکھ سکیں گے اور مستقل طور پر مجبور ہیں یعنی ساری زندگی میں وہ روزہ رکھ ہی نہیں سکتے مثلاً دائم المریض ہیں تو ان پر فرض ہے کہ وہ ضرور فدیہ دیں، روزہ نہیں رکھ سکتے تو لازماً اس کے بدلہ میں فدیہ کے طور پر کچھ نہ کچھ ضرور دیں۔ اور اس کا دوسرا معنی یہ ہے کہ وہ لوگ جو روزہ کی طاقت رکھتے ہیں یعنی مسافر ہیں ویسے طاقت موجود ہے مگر اللہ نے رخصت دی ہے یا مریض ہیں مگر عارضی مریض ہیں کل کو خدا تعالیٰ صحت عطا فرمائے تو پھر روزہ رکھ سکتے ہیں یا اتنے مریض نہیں ہیں کہ روزہ رکھیں تو جان نکل جائے گی کچھ نہ کچھ طاقت ضرور رکھتے ہیں۔ سو چونکہ یہ دونوں بعد میں روزہ رکھ سکتے ہیں اس لئے ان کے متعلق بتایا ان کا فدیہ دینا فمن تطوع کے تابع ہوگا۔ چونکہ بعد میں روزہ رکھ لیں گے اس لئے ان کا فدیہ دینا نفلی کام بن جائے گا پس اگر وہ نفل کے طور پر فدیہ دیں تو یہ ان کے لئے بہت بہتر ہے۔ یعنی رمضان کے دوران فدیہ بھی دیں اور رمضان کے بعد جب بھی خدا توفیق دے روزہ بھی رکھیں۔ یہ امر بہتر اس لئے **بن جاتا ہے کہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں جو شخص عارضی مریض ہے یا مسافر ہے اگر روزہ کی تمنا رکھتا ہے اور چاہتا ہے کہ یہ فرض اس کے سر سے اتر جائے یا ویسے روزہ سے محبت رکھتا ہے اور روزہ رکھنا چاہتا ہے لیکن مجبور ہے چونکہ اسے یقین نہیں کہ وہ رمضان کے بعد بھی زندہ رہے گا اور اس کو روزے رکھنے کی توفیق بھی ملے گی یا نہیں اس لئے اگر وہ نفلی طور پر احتیاطاً روزہ کا حق فدیہ کے طور پر پہلے ہی ادا کر دے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے تا کہ خدانخواستہ بعد میں اگر روزہ رکھنے سے پہلے اس کی وفات ہو جائے تو کچھ نہ کچھ وہ روزہ کا حق ادا کر کے دنیا سے رخصت ہو رہا ہوگا۔** اس سے روزہ کے مضمون میں اور زیادہ اہمیت پیدا ہو جاتی ہے اور خدا تعالیٰ کا منشاء بھی یہی معلوم ہوتا ہے یعنی وہ پسند فرماتا ہے کہ جس قدر جلد ہو سکے میرے بندے اس فریضہ کو ادا کر دیں اور میرے حضور بری الذمہ ہو جائیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو شیطان اور سرکش جن قید کر دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازوں کو بند کر دیا جاتا ہے، دوزخ کا کوئی دروازہ بھی کھلا نہیں رہنے دیا جاتا، جب کہ جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور کوئی دروازہ بند نہیں رہنے دیا جاتا اور اعلان کرنے والا یہ اعلان کرتا ہے کہ اے نیکی کے طلبگارو! نیکی کی طرف متوجہ ہو اور اے برائی کا ارادہ رکھنے والو! برائی سے باز آ جاؤ۔ اللہ بہت سے لوگوں کو دوزخ سے آزاد کرنے کا اعلان کرتا ہے اور ہر رات ایسا ہی ہوتا رہتا ہے جب تک کہ رمضان کی راتیں گزر نہ جائیں۔

(ترمذی ابواب الصوم باب فی فضل شھر رمضان)

یہاں یہ جو فرمایا گیا کہ دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اس سے یہ مراد نہیں کہ دنیا میں کسی انسان پر بھی اس وقت اگر وہ مر جائے تو دوزخ حرام ہو جائے گی۔ مراد یہ ہے کہ جو رمضان کو قبول کرتے ہیں اور یہ اس میں حذف ہے جو لوگ رمضان کو قبول نہ کریں ان کے متعلق یہ سوچنا کہ دوزخ کے دروازے ان پر بند کر دیئے جائیں گے یہ بالکل بے معنی بات ہے بلکہ الٹ اثر ظاہر ہونا چاہئے۔ پس جو رمضان سے گزر رہا ہو اور اس کے باوجود رمضان کے دوران اس پر دوزخ کے دروازے کھلے رہیں وہ بہت ہی بدقسمت انسان ہوگا۔

پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اور یہ حضرت ابوھریرہؓ کی روایت ہے جو صحیح بخاری میں درج ہے کہ روزہ گناہوں سے بچانے والی ڈھال ہے اس لئے نہ تو روزہ دار کوئی فحش کرے اور نہ جہالت کی بات کرے۔ اگر کوئی شخص اس روزہ دار سے جھگڑے یا گالی دے تو روزہ دار اس سے کہہ دے کہ میں روزہ سے ہوں اور یہ بات دو دفعہ کہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی بہتر ہے۔ وہ کھانا پینا اور مرغوبات محض میرے لئے چھوڑتا ہے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان میں خدا کی طرف منسوب کر کے یہ بات کہی گئی ہے کہ روزہ دار اپنا کھانا پینا اور مرغوبات نفس محض میرے لئے چھوڑتا ہے) تو گویا روزہ خاص میرے ہی لئے ہے اور میں ہی اس کا صلہ دیتا ہوں اور ہر نیکی پر دس گناہ ثواب ملتا ہے۔ (بخاری کتاب الصوم باب فضل الصوم)

پھر حضرت سہلؓ بن سعد سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کا ایک دروازہ ہے جس کا نام ریان ہے۔ قیامت کے دن اس دروازہ سے بجز روزہ داروں کے اور کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔ کہا جائے گا روزہ دار کہاں ہیں۔ ان کو آگے بلایا جائے گا اور اس دروازہ سے انہی کو داخل ہونے کی دعوت دی جائے گی۔

(بخاری کتاب الصوم باب الریان للصائمین)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"حدیث شریف میں آیا ہے کہ وہ دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گزر گیا اور اس کے گناہ نہ بخشے گئے اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گزر گئے اور اس کے گناہ نہ بخشے گئے"۔

یہاں رمضان کا وہی مفہوم بیان کیا گیا ہے جو قرآن کریم کی اس آیت کی روشنی میں میں نے بیان کیا تھا کہ ہر شخص کے لئے جہنم کے دروازے بند نہیں ہوتے۔ مراد یہ ہے کہ جہنم کے دروازے بند ہونے کا ایک امکان پیدا ہو جاتا ہے اور بڑا ہی بدقسمت ہے وہ شخص جس کے لئے یہ امکان پیدا ہو کر جہنم کے سب دروازے اس پر بند کر دیئے جائیں اور پھر بھی وہ ایسے اعمال بجا نہ لا سکے جن کے نتیجہ میں وہ دروازے بند کئے جاتے ہیں۔ پس یہ مضمون کہ جہنم کے سب دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں سمجھنے کے لائق ہے۔

جیسا کہ میں بتا چکا ہوں رمضان یا روزہ کا تعلق حواس خمسہ سے ہے انسان کی کوئی ایک بھی حس ایسی نہیں جو روزہ سے متاثر نہ ہوتی ہو۔ ہر ایک حس پر لگام آ جاتی ہے۔ ہر ایک انسانی تمنا پر ایک پابندی عائد ہو جاتی ہے۔ اس لئے خالصۃً سارے کا سارا انسان خدا کے حضور کچھ قربانی کر رہا

ہوتا ہے۔جہنم کے دروازے دراصل حواس خمسہ ہی کے دروازے ہیں۔ جب حس آزاد ہوتی ہے اور گناہ کی مرتکب ہوتی ہے تو حس کے دروزاہ سے انسان جہنم میں داخل ہوتا ہے۔یہ ایسے ہی ہے جیسے مزہ آزاد ہوتا ہے، انسان جب ایسی چیز کی لذت حاصل کرتا ہے جو خدا نے اس پر حرام کردی ہے تو انسان مزہ کے دروازہ سے جہنم میں داخل ہورہا ہوتا ہے اسی طرح نظر آزاد ہو جاتی ہے۔ زبان آزاد ہو جاتی ہے،کان آزاد ہو جاتے ہیں، دیگر اعصاب کا بھی یہی حال ہے۔تو جہنم کے دروازوں سے مراد یہ تو ہرگز نہیں ہے کہ وہاں کوئی مادی گیٹ لگے ہوئے ہیں جن کے کواڑوں کو بند کیا یا کھولا جاتا ہے۔مراد یہ ہے کہ یہ انسانی حسیں ہی ہیں جو نیکی کی صورت میں جنت اور بدی کی صورت میں جہنم میں داخل کرنے کا ذریعہ بنتی ہیں۔ چونکہ انسان کی پانچ حسیں ایسی ہیں جن سے لذت یابی ممکن ہے خدا کی مرضی کے مطابق بھی اور خدا کی مرضی کو چھوڑ کر بھی ،یعنی انسان گیٹ توڑ کر یا پھلانگ کے بھی لذت حاصل کرسکتا ہے اور خدا کی رضا کے تابع رہ کر بھی لذت حاصل کرسکتا ہے۔

پس رمضان میں دروازے بند کرنے سے مراد یہ ہے کہ مومن اپنے اوپر وہ سارے دروازے بند کر لیتے ہیں جن رستوں سے ان کے جہنم میں جانے کا احتمال ہوتا ہے۔اور وہ بڑا ہی بدقسمت انسان ہے جس کو خدا تعالیٰ نے یہ موقع مہیا فرمایا ہو کہ خدا کی رضا کی خاطر جہنم میں جانے والے اس کے سارے دروازے بند ہو جائیں اور وہ پھر بھی زبردستی گیٹ توڑ کر جہنم میں داخل ہو جائے۔ اب مثلاً کھانا پینا جائز ہے اور یہ ایک ایسا دروازہ ہے کہ اگر انسان حدود کے اندر رہ کر کھائے اور پیئے اور جو جائز چیزیں ہیں ان سے لذت یابی کرے تو یہ جہنم کا دروازہ نہیں بنتا مگر رمضان کے دنوں میں جب روزہ شروع ہوتا ہے اس وقت سے لے کر جب روزہ ختم ہوتا ہے اس وقت تک یہ دروازہ خدا نے بند کر دیا اس دوران ساری حلال چیزیں حرام بھی ہو جاتی ہیں۔تو جو شخص اس دوران گیٹ توڑتا ہے اور بلا وجہ ان لذتوں کے حصول کی کوشش کرتا ہے جو خدا نے عام حالات میں جائز رکھیں مگر بعض خاص حالات میں حرام کردیں تو اس کی زندگی کے سارے کھانے عملاً حرام ہو جاتے ہیں گویا وہ ساری زندگی جو کھاتا رہا اس نے ثابت کیا کہ میں حلال کی وجہ سے نہیں کھا رہا تھا میں نے تو بہرحال کھانا تھا خدا نے جب حرام کر دیا تب بھی میں نے کھا کر دکھایا تب میں کون سا رک گیا ہوں اس لئے یہ دروازہ واقعۃً جہنم کا دروازہ بن جاتا ہے اس کی ساری عمر کے کھانے ،اس کی ساری عمر کے مشروبات اور لذت یابی جو منہ کے رستے حاصل کرتا رہا ہے وہ ساری حرام زمرہ میں داخل ہو جاتی ہے۔تو روزہ ترک کرنا ایک بہت ہی بڑا گناہ ہے اور بہت ہی خطرناک کمزوری ہے جو انسان چند دن کی تکلیف سے بچنے کے لئے دکھاتا ہے۔

اس سلسلہ میں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے جماعت احمدیہ چونکہ ہر میدان میں غلو سے بچنے کی کوشش کرتی رہی ہے اس لئے روزہ کے معاملہ میں غلو سے بچتے بچتے اصل معیار سے بھی گر گئی ہے۔ پاکستان کے بعض علاقے ہیں مثلاً صوبہ سرحد ہے جہاں پٹھان رہتے ہیں ان کے ہاں روزہ پر اتنا زور دیا جاتا ہے کہ جن پر خدا نے روزہ فرض نہیں کیا ان سے بھی زبردستی روزہ رکھوایا جاتا ہے اور اس میں بے جا شدت سے کام لیا جاتا ہے مثلاً بچے ہیں ان سے زبردستی روزہ رکھواتے رکھواتے گناہ کبیرہ کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔صرف یہی نہیں اس میں یہاں تک غلو دیکھا گیا ہے کہ بعض مسافر اگر بے ہوش ہو جائیں تو ان کے منہ میں پانی نہیں ڈالتے جب تک پہلے مٹی ڈال کر نہ دیکھ لیں۔اگر مٹی خشک نکل آئے تو کہتے ہیں اب اس کو پانی پلایا جاسکتا ہے اور اگر مٹی میں ذرا بھی نمی ہو تو سمجھتے ہیں کہ ابھی اس کو پانی پلانے کا موقع نہیں آیا خواہ اس عرصہ میں اس کی جان نکل جائے۔پس وہ چھوٹے چھوٹے بچوں کو روزہ رکھوا دیتے ہیں۔اور مریضوں تک کے لئے کھانا پینا کلیۃً حرام سمجھا جاتا ہے یہاں تک کہ بعض دفعہ اگر کوئی انسان پبلک جگہ پر اپنی مجبوری کی وجہ سے (مثلاً ذیابیطس کا مریض ہے کمزوری کی وجہ سے اس کی جان نکل رہی ہے) کھاتا ہوا پکڑا جائے تو اسے سنگسار کردیں گے۔بجائے اس کے کہ وہ یہ دیکھیں کہ خدا نے اس کو اجازت دی ہے ہم کون ہوتے ہیں اس اجازت کو چھیننے والے وہ اپنا حکم چلاتے ہیں اور جان لینے سے بھی دریغ نہیں کرتے نیکی میں ان کے اس غلو کی وجہ سے وہ نیکی گناہ بن جاتی ہے اور ان کے روزے بھی دراصل بے معنی ہو کر رہ جاتے ہیں۔کیونکہ روزہ یا کوئی اور نیکی کا کام محض اس بنا پر نیکی بنتے ہیں کہ خدا کی رضا کی خاطر وہ کام کیا جا رہا ہے جب اپنی جہالت اور اپنے دل کی سختی کو دوسروں پر ٹھونسا جائے تو وہ رضائے باری تعالیٰ کی حد سے نکل جاتی ہے اور نیکی نہیں رہتی بلکہ وہ بدسرشت کے طور پر انسان سے خود بخود ظاہر ہوتی ہے۔

اس لئے اس قسم کے تشدد کے واقعات کو دیکھ کر احمدیوں میں (جن کو توازن کی طرف بلایا گیا ہے اور .... اصل روح کو قائم کرنے اور قائم رکھے جانے کی ہدایت کی گئی ہے) ردّعمل پیدا ہوا مگر نہایت ہی غلط ردّعمل پیدا ہوا، وہ بجائے اس کے کہ توازن پر قائم رہتے دوسری طرف نکل گئے اور روزہ کے معاملہ میں حد سے زیادہ نرمی کرنے لگے حالانکہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے روزہ ایک بہت ہی اہم عبادت ہے۔کھانے پینے کے معاملہ میں اپنے نفس کو سختی سے بچا لینا ساری عمر کے خداداد رزق کی ناقدری کرنے کے مترادف ہو جاتا ہے اس لئے بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔

عموماً یہ دیکھا جاتا ہے کہ مائیں اپنے بچوں پر اس معاملہ میں رحم کرتی ہیں، کہتی ہیں ان کی ابھی عمر چھوٹی ہے اس لئے روزہ نہ رکھنے دیا جائے۔**بعض دفعہ بچے زیادہ شوق دکھاتے ہیں لیکن مائیں ان کو زبردستی روکتی ہیں۔یہ درست ہے کہ بچوں پر روزے فرض نہیں مگر بچپن سے ہی جب سے بچے نمازیں شروع کرتے ہیں اگر ان کو روزہ کے آداب نہ بتائے جائیں ان کو روزہ کے نمونے نہ دکھائے جائیں یعنی ان کو روزہ رکھنے کی تھوڑی تھوڑی عادت نہ ڈالی جائے تو جب وہ بالغ ہوتے ہیں ان کے اندر روزہ کی اہمیت باقی نہیں رہتی۔** ہمیں تو یاد ہے قادیان کے زمانہ میں جب خدا کے فضل سے روزہ کا معیار بہت بلند تھا اور سوائے مجبوری کے کوئی احمدی روزہ نہیں چھوڑتا تھا حضرت مسیح موعود کی تربیت کا اثر تھا اس لئے اس زمانہ میں کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ احمدی روزہ میں کمزور ہے۔اس وقت طریق یہی تھا کہ بچپن سے ہی مائیں گھروں میں تربیت دیتی تھیں اور دس سال کی عمر سے بچے روزہ رکھنا شروع کردیتے تھے۔ نیز بلوغت سے مراد انگریز کی مقرر کردہ بلوغت کی عمر نہیں لی جاتی تھی یعنی یہ نہیں ہوتا تھا کہ انگریز نے 21 سال کہہ دیا تو 21 سال میں بالغ ہوگا اور 21 سال میں شریعت فرض ہوگی یا انگریزی نے 18 سال مقرر کردیئے تو 18 سال بعد شریعت فرض ہوگی۔ بلکہ انسانی اصطلاح میں اور عرف عام میں جب بھی انسان بالغ ہوتا تھا وہ پورے روزے رکھنے کی کوشش کرتا تھا۔روزہ کے معاملہ میں بلوغت سے متعلق فقہا میں کچھ اختلاف بھی پائے جاتے ہیں بچوں کی نشوونما کے پیش نظر بعض فقہا نسبتاً سہولت دے رہے ہیں اس لئے اس معاملہ میں بھی غیر معمولی سختی نہیں کی جاتی تھی **بلکہ حوصلہ افزائی کے طور پر یہ کوشش کی جاتی تھی کہ جو بچے بالغ ہو چکے ہیں یعنی 13-14 سال کی عمر میں داخل ہو چکے ہیں کوشش کی جائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ روزے رکھیں۔ایسے بچے جب پختہ عمر کو پہنچتے تھے یعنی 18-19 سال کی عمر میں قدم رکھتے تھے تو پھر تو وہ لازماً رمضان کے پورے کے پورے روزے رکھا کرتے تھے۔اس پہلو سے رفتہ رفتہ کمی واقع ہوئی خصوصاً تقسیم ملک کے بعد میں نے دیکھا ہے کہ اس سلسلہ میں بہت کمزوری آگئی ہے۔**

دوسری بات رمضان کے روزوں کے سلسلے میں یہ ہے کہ **بچوں کو سحری کے وقت اٹھا کر کھانے سے پہلے نوافل پڑھنے کی عادت ڈالی جائے۔** قادیان میں یہی دستور تھا جو بہت ہی ضروری اور مفید تھا جسے اب بہت سے گھروں میں ترک کر دیا گیا ہے۔قادیان میں یہ بات رائج تھی کہ روزہ شروع ہونے سے پہلے بچوں کو عین اس وقت نہیں اٹھاتے تھے کہ صرف کھانے کا وقت رہ جائے بلکہ لازماً اتنی دیر پہلے اٹھاتے تھے کہ بچہ کم سے کم دو چار نوافل پڑھ لے۔ چنانچہ مائیں بچوں کو کھانا نہیں دیتی تھیں جب تک پہلے وہ نفل پڑھنے سے فارغ نہ ہو جائیں۔سب سے پہلے اٹھا کر وضو کرواتی تھیں اور پھر ان کو نوافل پڑھاتی تھیں تا کہ ان کو پتہ لگے کہ روزہ کا اصل مقصد روحانیت حاصل کرنا ہے۔اس امر کا اہتمام کیا جاتا تھا کہ بچے پہلے تہجد پڑھیں قرآن کریم کی

تلاوت کریں پھر کھانے پہ آئیں۔اور اکثر اوقات الاماشاء اللہ تہجد کا وقت کھانے کے وقت سے بہت زیادہ ہوتا تھا۔کھانا تو آخری دس پندرہ منٹ میں بڑی تیزی سے کھا کر فارغ ہو جاتے تھے جب کہ تہجد کے لئے ان کو آدھ پون گھنٹہ ضرور مل جاتا تھا۔اب جن گھروں میں بچوں کو روزہ رکھنے کی ترغیب بھی دی جاتی ہے ان کو اس سلیقے اور اہتمام کے ساتھ روزہ نہیں رکھوایا جاتا بلکہ آخری منٹوں میں جب کہ کھانے کا وقت ہوتا ہے ان کو کہہ دیا جاتا ہے آؤ روزہ رکھ لو اور اسی کو کافی سمجھا جاتا ہے۔یہ تو درست ہے کہ .... توازن کا مذہب ہے،میانہ روی کا مذہب ہے لیکن کم روی کا مذہب تو نہیں اس لئے میانہ روی اختیار کرنی چاہئے جہاں روزہ رکھنا فرض قرار دیا ہے وہاں فرض سمجھا جانا چاہئے جہاں فرض قرار نہیں دیا وہاں اس رخصت سے خدا کی خاطر استفادہ کرنا چاہئے،یہ نیکی ہے،اس کا نام میانہ روی ہے۔اس لئے جماعت کو اپنے روزہ کے معیار کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے اور روزہ رکھوانے کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے اور روزہ کا معیار بڑھانے کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے۔

روزہ کے معیار میں ایک تو تہجد کی نماز ہے دوسرے روزہ کے دوران کے آداب ہیں۔روزہ کے دوران لڑائی جھگڑا تلخ گفتگو اور ناجائز حرکات قسم کی ساری چیزیں مومن کے لئے بے معنی اور لغو ہو جاتی ہیں۔رمضان کا مہینہ ایک تربیت کا دور ہے۔جس شخص کو ایک مہینے تک اس کی تربیت ملتی ہے اور وہ اپنی زبان پر قابو رکھتا ہے۔اس سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ مہینہ گزرنے کے بعد بھی زبان پر قابو رکھے گا۔یہ مراد تو نہیں ہے کہ مہینہ کا انتظار ہو رہا ہے مہینہ ختم ہو تو پھر میں گالیاں دینا شروع کروں۔ جس آدمی کو ایک مہینہ ذکر الٰہی کی عادت پڑ جائے،جس کی زبان اللہ کی محبت اور پیار سے تر رہے، جس کا دل اللہ کے ذکر سے بھر جائے تو ایک مہینہ کے بعد اس سے یہ توقع رکھنا کہ وہ واپس اپنی پرانی گندی عادتوں کی طرف لوٹ جائے گا یہ ایک بالکل بے معنی اور لغو توقع ہے اگر لوٹتا ہے تو پھر گویا وہ روزہ تو سمجھا ہی نہیں اور اس نے روزہ سے فائدہ ہی نہیں اٹھایا۔یہ تو پھر ایسے ہی ہے جیسے ایک مہینہ کسی کو اچھی غذا کھلائی جائے اور وہ انتظار کر رہا ہو کہ مہینہ ختم ہو تو پھر میں دوبارہ گند کھانا شروع کر دوں۔اور مہینہ ختم ہوتے ہی کہے کہ بہت اچھا! شکر ہے،اب موقع آ گیا،اچھی غذائیں جائیں جہنم میں،اب میں گندگی کی طرف لوٹ جاتا ہوں۔یاد رکھنا چاہئے کہ روزہ تو باقی گیارہ مہینوں کی بھی ضمانت دینے کے لئے آتا ہے۔وہ تو باقی گیارہ مہینوں کے بھی آداب سکھانے کے لئے آتا ہے لیکن اس مہینہ میں آداب سکھائے جائیں گے تب ہی باقی گیارہ مہینوں پر ان کا اثر پڑے گا۔اگر صرف بھوکے پیاسے رہنے کا نام روزہ ہے تو پھر تو انسان روزہ کی اکثر نیکیوں سے محروم رہ جائے گا،اکثر فوائد سے محروم رہ جائے گا۔اس لئے احباب کو چاہئے کہ رمضان کے جتنے دن بھی باقی رہ گئے ہیں ان میں اپنے گھروں کو ان آداب کی فیکٹریاں بنا دیں............ بچوں میں عام حالات میں جو کمزوریاں پائی جاتی ہیں ان کو دور کرنے کی طرف توجہ دیں۔روزہ کا واسطہ دے کر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات بتا بتا کر بچوں کو سمجھائیں کہ تم پہلے زبان سے ایسی بے احتیاطی کر لیا کرتے تھے اب روزہ آ گیا ہے اب بالکل کوئی بے احتیاطی نہیں کرنی اور اس طرح دیگر امور میں بھی انہیں تمام ضروری احتیاطوں کا پابند بنایا جائے۔مثلاً تلاوت قرآن کریم کی عادت ڈالنا،

ذکر الٰہی کی عادت ڈالنا،دعاؤں کی عادت ڈالنا،حسن سلوک کی عادت ڈالنا،حقوق کی ادائیگی کی عادت ڈالنا،زبان کو جھوٹ سے کلیۃً پاک کرنے کی عادت ڈالنا،صاف اور سچی بات کرنے کی عادت ڈالنا۔یہ سارے مواقع روزہ کے ذریعہ حاصل ہوتے ہیں۔

پس جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جہنم کے سارے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں تو ساتھ یہ بھی فرماتے ہیں کہ جنت کے سارے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں تو صرف منفی پہلو نہیں دیکھا جاتا بلکہ مثبت پہلو پر بھی نظر رکھیں۔آپ یہ دروازے کھولیں گے تو کھلیں گے۔ اگر آپ نے اپنے حواس خمسہ میں سے ہر ایک حس کے لئے اس عرصہ میں نیکی کے دروازے نہ کھولے تو آپ جہنم کے دروازے تو بند کر رہے ہوں گے لیکن بے مقصد کیوں کہ اس کے بدلہ نیکی کا کوئی دروازہ نہیں کھول رہے ہوں گے۔پس مراد یہ ہے کہ ہر بدی کے بدلہ ایک خوبی پیدا کی جائے اور ہر بدصورتی کے بدلہ ایک حسن پیدا کیا جائے۔اور یہ کہ تم مسلسل تیس دن اس جدوجہد میں گزارو کہ تمہاری **بدیاں چھٹ کر پیچھے رہ جائیں اور تمہاری نیکیاں رمضان کی برکت سے بڑھتے بڑھتے نمایاں ہو کر غیر معمولی چمک کے ساتھ آگے بڑھیں حتیٰ کہ ہر رمضان جو آئے وہ تمہیں پہلے سے بہتر حالت میں پائے یہی بندہ کا مقصد ہے جماعت احمدیہ کو اب اس طرف خصوصیت کیساتھ توجہ کرنی چاہئے** بلکہ وقت ہے کہ اس بارہ میں عالمی پیمانہ پر جہاد شروع کیا جائے جس طرح عبادت میں ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے باقی سب کو غیر معمولی طور پر پیچھے چھوڑ گئے ہیں اسی طرح یہ عہد کر کے اٹھیں کہ روزہ کے میدان میں بھی ہم نے انشاء اللہ لازماً باقی سب کو .... پیچھے چھوڑ دینا ہے۔

حضرت مسیح موعود کا روزوں کے متعلق جو رجحان تھا وہ میں آپ ہی کے الفاظ میں احباب کے سامنے رکھتا ہوں۔آپ فرماتے ہیں:

''میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں۔طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔یہ مبارک دن ہیں اور اللہ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں''۔

(الحکم جلد 5،3 ص 5 مورخہ 24 جنوری 1901ء)

پھر فرماتے ہیں۔

''ایک دفعہ میرے دل میں آیا کہ یہ فدیہ کس کے لئے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے تا کہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو۔خدا ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شئے خدا ہی سے طلب کرنی چاہئے''

(البدر جلد 1 نمبر 7 مورخہ 11 دسمبر 1902ء)

یہ ایک ایسا لطیف مضمون ہے جو سوائے حضرت اقدس کے آج تک کسی مفسر نے روشن نہیں فرمایا۔چنانچہ **وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين** کا مضمون بالکل ایک اور رنگ میں کھل گیا کہ وہ لوگ جو روزہ کی طاقت نہیں رکھتے لیکن تمنا رکھتے ہیں اور حسرت رکھتے ہیں کہ کاش ہم بھی روزہ رکھیں ان کے لئے ترکیب یہ بتائی جاتی ہے کہ وہ فدیہ دیں،ایک غریب کا پیٹ بھریں،اس کی دعائیں لگیں گی تو اللہ تعالیٰ روزہ کی بھی توفیق عطا فرما دے گا۔غرضیکہ حصول طاقت کے لئے فدیہ ہے۔جن لوگوں کے اندر روزہ رکھنے کی طاقت نہیں وہ بے قرار ہیں ان کے لئے جواب یہ ہے یا ان کو ہم بتاتے ہیں کہ اگر وہ فدیہ ادا کر دیں گے تو خدا تعالیٰ ان کی توفیق کو بڑھا دے گا۔چنانچہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

''ہر شئے خدا سے ہی طلب کرنی چاہئے۔خدا تعالیٰ تو قادر مطلق ہے۔وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کر سکتا ہے۔تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جاوے اور یہ خدا کے فضل سے ہوتا ہے۔پس میرے نزدیک خوب ہے کہ (انسان) دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہ جاتا ہوں اور یہ کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ۔اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے ایسے دل کو خدا طاقت بخشے گا''

(البدر جلد 1 نمبر 7 مورخہ 11 دسمبر 1902ء)

پھر فرماتے ہیں:-

''جب میں نے چھ ماہ روزے رکھے تھے تو ایک دفعہ ایک طائفہ .... کا مجھے ملا''

(البدر جلد 1 نمبر 7 مورخہ 11 دسمبر 1902ء)

یہ آپ کا کشف ہے۔آپ نے ایک دفعہ مسلسل چھ ماہ کے روزے رکھے اور غذا کم کرتے کرتے یہاں تک کم کر دی کہ آپ فرماتے ہیں کہ عام طاقت کا انسان اگر اس غذا پہ آتا تو مر جاتا لیکن اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی طاقت عطا فرمائی اور اس لحاظ سے بھی غیب سے رزق عطا فرمایا کہ جس غذا پر عام انسان زندہ نہیں رہ سکتا اس غذا پر حضرت بانی سلسلہ کئی ماہ تک مجاہدہ فرماتے رہے اور

خدا تعالیٰ کے فضل سے عبادت کے حقوق بھی ادا کرتے رہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں جو احسانات آپ پر فرمائے ان میں ایک یہ بھی تھا کہ کشف میں .... کا ایک گروہ آپ سے ملا۔

"اور انہوں نے کہا کہ تو نے کیوں اپنے نفس کو اس قدر مشقت میں ڈالا ہوا ہے اس سے باہر نکل اس طرح جب انسان اپنے آپ کو خدا کے واسطے مشقت میں ڈالتا ہے تو وہ خود ماں باپ کی طرح رحم کر کے اسے کہتا ہے کہ تو کیوں مشقت میں پڑا ہوا ہے"

اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(۔)(الکہف:7) کہ اے محمدؐ! تو اپنے آپ کو اس غم میں کیوں ہلاک کر رہا ہے۔ کہ یہ لوگ ایمان نہیں لا رہے۔ یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو غم میں ہلاک ہو رہے ہیں اور اللہ روک رہا ہے آپ اللہ کی خاطر لوگوں کے غم میں ہلاک ہو رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نہیں بس! آگے قدم نہیں بڑھانا اتنا ہی بہت ہے، زیادہ غم نہ کر۔ تو جب انسان خدا کی خاطر اپنے آپ کو مشقت میں ڈالتا ہے تو اللہ تعالیٰ خود اس کو مشقت سے روکتا بھی ہے اور اس پر اپنے رحم کی تجلی بھی فرماتا ہے پس رمضان کا جتنا بھی وقت باقی ہے اس سے فائدہ اٹھائیں تا کہ یہ نہ ہو کہ آخر پر بہت سے لوگ حسرت سے یہ کہتے ہوئے اس رمضان سے گزریں۔

اب کے بھی دن بہار کے یونہی گزر گئے

رمضان کا مبارک مہینہ آیا لیکن ہم اس سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔

جو لوگ لیلۃ القدر پانے کے خواہاں ہیں اور لیلۃ القدر کی تلاش میں رمضان کی آخری راتوں میں سعی کرنے والے ہیں ان لوگوں سے میں یہ کہتا ہوں کہ لیلۃ القدر کی جو علامتیں عام طور پر مشہور و معروف ہیں وہ تو ایسی ہیں کہ بعض دفعہ اتفاقات سے بھی پیدا ہو جاتی ہیں مثلاً بجلی کی کڑک رحمت کی ہلکی ہلکی بارش کا ہونا، کسی خاص وقت میں دل کا خاص موج میں آ جانا اور اللہ تعالیٰ کی خاص محبت کو محسوس کرنا، یہ ساری کیفیات ہیں جو مختلف انسانوں پر مختلف حالتوں میں طاری ہوتی رہتی ہیں، اس لئے یقین کے ساتھ آدمی یہ نہیں کہہ سکتا کہ جس تجربہ سے وہ گزر رہا ہے وہ ضرور لیلۃ القدر کا تجربہ تھا۔ لیکن ایک بات میں آپ کو یقین کے ساتھ بتاتا ہوں اگر وہ اس آخری عشرہ میں آپ کو نصیب ہو گئی تو لازماً آپ کو لیلۃ القدر نصیب ہو گئی۔ **جس رات آپ نے اپنے گناہوں سے ہمیشہ کے لئے کلیۃً سچی توبہ کر لی اور ایسی توبہ کہ پھر آپ لوٹ کر ان گناہوں میں واپس نہیں جائیں گے تو یقین جانیں کہ وہی آپ کے لئے لیلۃ القدر ہے جو گویا ہزار مہینوں سے بہتر رات تھی وہ آپ کو مل گئی۔ اس کے بعد آپ کے لئے کوئی خوف نہیں۔ پھر تو اولیاء اللہ میں آپ کے داخل ہونے کے دن آنے والے ہیں۔ اس لئے ایسی رات کی تلاش کریں جو گناہوں سے توبہ کی رات بن جائے اور ایسی توبہ کی رات بنے کہ اس کے بعد پھر آپ مڑ کر ان گناہوں کی طرف نہ دیکھیں۔ پھر آپ کی جتنی بھی راتیں آئیں گی وہ آپ کے لئے بمنزلہ لیلۃ القدر ہوں گی اور خدا کی رحمتیں اور برکتیں ہمیشہ آپ پر نازل ہوتی رہیں گی۔ اس لئے ان دعاؤں کے ساتھ رمضان کا آخری عشرہ گزاریں اور اپنے مظلوم بھائیوں کے لئے خصوصیت کے ساتھ دعا کریں۔**

رمضان شروع ہونے سے ایک دو روز پہلے کی بات ہے اللہ تعالیٰ نے ایک رات مجھے بار بار اس دعا کی طرف متوجہ فرمایا:۔

رب کل شیءٍ خادمک رب فاحفظنا وانصرنا وارحمنا

میں یہ نظارہ بار بار دیکھتا رہا کہ ابھی کچھ آفات جماعت کے سامنے باقی ہیں ان آفات کو ٹالنے کے لئے میں مختلف دعائیں کرتا ہوں کچھ اثر پڑتا ہے پھر بھی وہ باقی رہتی ہیں۔ پھر میری توجہ اس طرف مبذول ہوتی ہے کہ رب کل شیءٍ خادمک......... کی دعا کرنی چاہئے چنانچہ جب میں یہ دعا کرتا ہوں تو جس طرح تیزاب سے لوہے کا زنگ اتر جاتا ہے یا صبح صادق سے اندھیرے ڈھل جاتے ہیں اسی طرح وہ آفات بالکل زائل ہو جاتی ہیں اور ان کا کوئی نشان باقی نہیں رہتا۔

تو چونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ بات صرف اپنے تک محدود رکھنے کے لئے نہیں بلکہ ساری جماعت کو بتانے کی خاطر مجھ پر ظاہر فرمائی ہے اس لئے میں احباب جماعت کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ رمضان کے آخری عشرہ میں خصوصیت کے ساتھ اس دعا کا بھی ورد کریں۔ حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر یہ فرمایا ہے کہ رب کل شیءٍ خادمک رب فاحفظنا وانصرنا وارحمنا کی یہ دعا اسم اعظم ہے اس سے بڑی اور کوئی دعا نہیں جو دل کی ہر کیفیت پر حاوی ہے۔ اس لئے باقی دعاؤں کے علاوہ یعنی جو قرآنی دعائیں ہیں، انبیاء کی دعائیں ہیں یا حضرت مسیح موعود نے دعائیں سکھائی ہیں یا جو دعائیں انسان کی دلی کیفیات کے مطابق خود بخود دل سے پھوٹتی ہیں ان کے ساتھ ساتھ اس دعا کی طرف بھی خصوصیت کے ساتھ توجہ کریں۔ خدا کرے ہمیں وہ لیلۃ القدر نصیب ہو جو دائمی صلح کی رات ہے یعنی خدا تعالیٰ کے ساتھ دائمی صلح کی رات ہے جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے فضلوں کی ہمیشہ کے لئے ضمانت حاصل ہو جاتی ہے۔

(نوٹ:۔ الفضل کی بندش کے دوران حضور کا یہ خطبہ ضمیمہ انصار اللہ مئی 1987ء اور ضمیمہ ماہنامہ مصباح مئی 1987ء میں دو اقساط میں شائع ہوا تھا۔ روزنامہ الفضل میں یہ خطبہ پہلی بار شائع ہو رہا ہے۔)

محبت کے جذبے

آنحضرت ﷺ حضرت ابوایوب انصاریؓ کے گھر تقریباً چھ ماہ تک فروکش رہے۔ اس عرصہ میں حضرت ابوایوبؓ نے نہایت عقیدت مندانہ جوش کے ساتھ آپؐ کی میزبانی کی۔ آپؐ کے مکان کے اوپر نیچے دو حصے تھے۔ آپ نے اوپر کا حصہ حضور سرور کائنات کے لئے مخصوص کیا۔ لیکن آپؐ نے اپنی اور زائرین کی آسانی کیلئے نیچے کا حصہ پسند فرمایا ایک دفعہ اتفاق سے کوٹھے پر پانی کا جو گھڑا تھا وہ ٹوٹ گیا چھت معمولی تھا۔ ڈر تھا کہ پانی نیچے ٹپکے اور آنحضرت ﷺ کو تکلیف ہو گھر میں میاں بیوی کے اوڑھنے کیلئے صرف ایک ہی لحاف تھا۔ دونوں نے لحاف پانی پر ڈال دیا کہ پانی جذب ہو جائے بایں ہمہ یہ تکلیف ان میزبانوں کیلئے کوئی بڑی زحمت نہ تھی کہ اسلام کی خاطر اس سے بڑی بڑی اور شدید تکلیفوں کے تحمل کا وہ عزم کر چکے تھے۔ تاہم یہ خیال کہ وہ خود اوپر اور حامل وحی نیچے ہیں۔ ایسا سوہان روح تھا جس نے حضرت ابوایوبؓ اور ان کی اہلیہ کو شب بھر بیدار رکھا اور دونوں میاں بیوی نے اس سوءِ ادب کے خوف سے چھت کے کونوں میں بیٹھ کر رات بسر کی۔ (صحیح مسلم) صبح حضرت ابوایوب انصاریؓ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رات کا واقعہ عرض کیا اور درخواست کی کہ حضور ﷺ اوپر اقامت فرمائیں اور جاں نثار نیچے رہیں گے۔ آنحضرت ﷺ نے یہ درخواست منظور کر لی اور اوپر کی منزل میں تشریف لے گئے۔

حضور سرور کائنات جب تک آپ کے مکان میں تشریف فرما رہے عموماً انصار یا خود حضرت ابوایوبؓ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں روزانہ کھانا بھیجا کرتے تھے۔ کھانے سے جو کچھ بچ جاتا آپؐ حضرت ابوایوبؓ کے پاس بھیج دیتے۔ حضرت ابوایوبؓ آنحضرت ﷺ کی انگلیوں کے نشان دیکھتے اور جس طرف سے آنحضرت ﷺ نے نوش فرمایا ہوتا۔ وہیں انگلی رکھتے اور کھاتے۔ ایک دفعہ کھانا واپس آیا تو معلوم ہوا کہ حضورؐ نے تناول نہیں فرمایا۔ مضطربانہ خدمت اقدس میں پہنچے اور نہ کھانے کا سبب دریافت کیا ارشاد ہوا۔ کھانے میں لہسن تھا اور میں لہسن پسند نہیں کرتا۔ حضرت ابوایوبؓ نے کہا جو آپ کو ناپسند ہو یا رسول اللہ میں بھی اس کو ناپسند کروں گا۔ (صحیح مسلم)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول دل کی تکلیف کے علاج کیلئے مکرم ڈاکٹر نوری صاحب کے پاس راولپنڈی گئے ہیں۔ کامل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرمہ سعیدہ عثمان صاحبہ آف انگوری باغ سکیم لاہور کچھ عرصہ سے یرقان کی وجہ سے شدید تکلیف میں ہیں۔

○ مکرم نذیر احمد صاحب صدر حلقہ مغل پورہ لاہور کا رکشا کے ساتھ ایکسیڈنٹ ہوگیا ہے جس کے نتیجہ میں کافی چوٹیں آئی ہیں۔

○ مکرم ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب سبزہ زار کالونی لاہور کی اہلیہ جوڑوں کے درد کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔

○ مکرم شاہنواز صاحب نیو ماڈرن ڈرائی کلینرز ربوہ کے سسر مکرم جمال احمد صاحب آف تخت ہزارہ سانس کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔

سب مریضوں کی شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم مرزا محمد لطیف بیگ صاحب ٹاؤن شپ لاہور اوران کے دیگر ساتھی اسیران راہ مولا کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

● اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے مکرمہ امتہ المتین صاحبہ لیکچرار گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول لالیاں و مکرم شفقت علی گوہر صاحب آف چک نمبر 312/ ج۔ ب کتھووالی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کو مورخہ 24/ اکتوبر 2003ء بروز جمعہ کو شادی کے 13 سال بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے ''عطاء الکریم'' عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب انھوال پنشنر خدام الاحمدیہ و سابق صدر محلّہ دارالعلوم جنوبی کا نواسہ اور مکرم چوہدری محمد لطیف صاحب دبکر کتھووالی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا پوتا ہے۔ بچے کی درازی عمر اور نیک خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ضرورت چوکیدار

○ محلّہ دارالصدر غربی (حلقہ لطیف) میں رات کے پہرہ کے لئے چوکیدار کی ضرورت ہے۔ چوکیدار کے پاس اپنا لائسنس یافتہ اسلحہ ہونا ضروری ہے۔ تنخواہ اور دیگر تفصیلات صدر صاحب محلّہ سے مل کر بالمشافہ طے کر لیں۔ ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائیگی۔

نکاح و شادی

○ مکرم مرزا عمران احسن کریم صاحب آف سڈنی ابن مکرم پروفیسر مرزا محمد کریم صاحب اسلام آباد کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ قانتہ عصمت صاحبہ بنت پروفیسر عبدالقادر ڈاہری صاحب آف نواب شاہ مکرم محمد آصف جاوید صاحب مربی سلسلہ نے 12 ستمبر 2003ء بمقام دارالذکر لاہور مبلغ دس ہزار آسٹریلین ڈالرز پر کیا۔ 13 ستمبر کو لاہور میں تقریب شادی منعقد ہوئی مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے رخصتی کے موقع پر دعا کروائی۔ مورخہ 15 ستمبر کو اسلام آباد میں ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے مبارک کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

بقیہ صفحہ 1

آئی بنک کی تاریخ میں پہلی مرتبہ لاہور میں آئی ڈونر کی وفات کے بعد لاہور برانچ کی کلیکشن ٹیم نے کارنیا حاصل کئے اور مرکزی آئی بنک ربوہ کو ارسال کئے۔ لاہور کی آئی ڈونر مکرمہ صبیحہ مبارک صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد صاحب واپڈا ٹاؤن لاہور مورخہ 24۔ اکتوبر 2003ء کو انتقال کر گئیں، ان کی وفات کے بعد ان کے گھر پہنچ کر تین گھنٹے کے اندر اندر کارنیا حاصل کئے گئے۔ مورخہ 25 اکتوبر 2003ء پیوند کاری کا پہلا آپریشن ایک غیر از جماعت خاتون اور مورخہ 26۔ اکتوبر 2003ء دوسرا آپریشن ایک احمدی بچے کا ہوا۔

حصول عطیہ چشم کی کارروائی مختلف مواقع پر مکرم ڈاکٹر نوید احمد صاحب نائب صدر ایسوسی ایشن، ڈاکٹر صداقت احمد صاحب اور ملک انور ندیم صاحب نے مکمل کی۔ ان مواقع پر آئی بنک کی کلیکشن ٹیم کے دیگر افراد بھی موجود تھے۔ مکرم ڈاکٹر مرزا خالد تسلیم احمد صاحب آئی سپیشلسٹ اور مکرم ڈاکٹر رشید محمد راشد صاحب آئی سپیشلسٹ نے پیوندکاری کے آپریشنز کئے۔

ان آپریشنز کی دور رس کامیابی اور نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن کی جملہ انتظامیہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز اپنی آنکھوں کی وصیت کرکے ایسوسی ایشن کے ساتھ تعاون بھی کریں۔

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

منگل	4۔نومبر	زوال آفتاب	11-52
منگل	4۔نومبر	افطار	5-19
بدھ	5۔نومبر	انتہائے سحر	5-05
بدھ	5۔نومبر	طلوع آفتاب	6-25

ایشیائی ممالک عالمگیریت کا مل کر مقابلہ کریں۔مشرف

صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف نے چین کے شہر باؤ میں منعقد باؤ فورم فار ایشیا کی دوسری سالانہ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایشیائی ممالک عالمگیریت کا مل کر مقابلہ کریں۔ آپس کے جھگڑے طے ہونے چاہئیں۔ سیاسی تنازعات کو اقتصادیات سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ سیاسی تنازعات کے باعث مختلف خطوں میں اقتصادی صورتحال بری طرح متاثر ہوئی ہے۔ کشمیر اور فلسطین پر غاصبانہ قبضہ سوالیہ نشان بن گیا ہے۔ پاکستان نے اقتصادی استحکام حاصل کرلیا ہے اور تمام شعبوں میں غیر ملکی سرمایہ کاروں کیلئے پاکستان میں بہترین مواقع موجود ہیں خاص طور پر انفارمیشن ٹیکنالوجی آئل اینڈ گیس وغیرہ۔

جیل بھرو تحریک شروع کر سکتے ہیں۔امین فہیم

اے آر ڈی کے چیئرمین مخدوم امین فہیم نے نوابزادہ نصراللہ کے چہلم کے موقع پر اخبارنویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اگر مسلم لیگ کے سربراہ مخدوم جاوید ہاشمی کو رہا نہ کیا گیا تو جیل بھرو تحریک سمیت احتجاج کے تمام آپشن شروع کر دینگے۔ انہوں نے کہا کہ اے آر ڈی کی جدوجہد سے مارشل لاء نہیں آئیگا۔ جمالی دھمکیاں دے رہے ہیں لیکن ہم اصول کا راستہ نہیں چھوڑینگے۔ مبصرین نے خیال ظاہر کیا ہے کہ مخدوم جاوید ہاشمی کی گرفتاری سے پاکستانی سیاست پر دوررس نتائج نکلیں گے۔ اور اس سے دوسرے سیاستدان بھی زد میں آسکتے ہیں۔

روپے کی قدر میں 45 پیسے اضافہ

ماہ اکتوبر میں ڈالر کے مقابلہ میں پاکستانی روپے کی قدر میں 45 پیسے کا اضافہ ہوا ہے۔ قومی معیشت کی بہتری اور زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ کی وجہ سے اکتوبر کے آغاز میں اوپن مارکیٹ میں ڈالر کی قیمت 57:90 روپے تھی جو 45 پیسے کی کمی کے ساتھ 57:35 تک گر گئی۔ کرنسی ڈیلرز کا کہنا ہے کہ ماہ رواں میں روپے کی قدر مزید مستحکم ہونے کا امکان ہے۔

بھارتی کرکٹ ٹیم 26 فروری کو آئیگی

بھارت کی کرکٹ ٹیم چودہ سال بعد سات ہفتوں کے دورہ پر 26 فروری کو پاکستان آئیگی دورے میں تین

عمارت برائے سکول

سکول کیلئے موزوں، خوبصورت اور وسیع عمارت پر اچھا سکول بنانا چاہتے ہوں خواہش مند حضرات پارٹنرشپ پر کاروبار کرنا یا کرایہ پر لینا چاہتے ہوں۔ رابطہ کریں

فہیم ارشد ایڈووکیٹ۔ لوٹ عبدالمالک لاہور

فون: 041-7239982

موبائل: 0320-4839194

بالوں اور دماغ کی طاقت کیلئے

سپیشل ہومیو ہیئر ٹانک

لمبے، گھنے، سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز

چھ مختلف تیل و روغن اور جرمن و فرانس کے گیارہ مختلف مدر ٹنکچرز کو ایک خاص تناسب سے یکجا کر کے تیار کیا ہوا یہ ٹانک بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی دوا ہے۔

پیکنگ 120ML۔ ایک ماہ کیلئے کافی ہے۔

رعایتی قیمت -/150 روپے بمع ڈاک خرچ -/210 روپے

ہر اچھے سٹور سے طلب کریں یا ہمیں خط لکھیں۔

عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ فون 212399

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے نفیس زیورات کا مرکز

العمران جیولرز

فون شوروم 0432-594674

الطاف مارکیٹ۔ بازار کٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

اسلام آباد میں جائیداد کی خرید وفروخت کیلئے

VIP ENTERPRISES

13- Panorama Centre

Blue Area Islamabad

سہیل صدیقی: 2270056-2877423

New BALENO

...New look, better comfort

SUZUKI

کار لیزنگ کی سہولت موجود ہے

BALENO

Sunday open Friday closed

Under supervision of Qualified Engineers

MINI MOTORS

ٹیسٹ اور چار ونڈے ہونگے۔ ٹیسٹ میچ کراچی لاہور، اور راولپنڈی میں جبکہ ونڈے کراچی، لاہور، کوئٹہ، پشاور میں کھیلے جائیں گے۔ پی سی بی نے نیا شیڈول بھارت کو دے دیا ہے۔

عراق میں 20 سے زائد امریکی ہلاک

عراق میں فلوجہ سے بغداد جانے والے ایک امریکی ہیلی کاپٹر کو میزائلوں کا نشانہ بنا کر مار گرایا گیا جس کے نتیجہ میں 15۔ امریکی فوجی ہلاک اور 21 زخمی ہو گئے۔ فلوجہ میں ہیلی کاپٹر مار گرانے کی خبر پہنچتے ہی لوگ سڑکوں پر نکل آئے اور جشن منانے لگے۔ فلوجہ شہر میں ایک امریکی فوجی بکتر بند گاڑی کو بم کے ذریعہ اڑا دیا گیا جس میں سوار 4 امریکی فوجی ہلاک ہو گئے۔ ایک اور واقعہ میں امریکی فرسٹ آرمرڈ ڈویژن کا ایک فوجی دھماکہ میں مارا گیا۔ بغداد کے نواحی علاقے میں بھی عراقیوں اور امریکیوں کے درمیان جھڑپ ہوئی۔ جس میں ہجوم کی طرف سے ایک دستی بم امریکی فوجیوں پر پھینکا گیا جس سے 4 فوجی ہلاک ہو گئے۔ اس پر امریکی فوجیوں نے بھی فائر کھول دیا۔ 7۔ عراقی زخمی ہو گئے۔

خونریزی کے باوجود فتح امریکہ کی ہوگی

عراق میں متعین امریکی کمانڈر نے کہا ہے کہ عراق میں حملوں کے باوجود امریکی فوج واپس نہیں جائے گی۔ خونریزی کے باوجود فتح امریکہ کی ہوگی۔ باقوبہ میں گھر گھر تلاشی کے دوران القاعدہ رکن سمیت 200 عراقیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

احمد آباد میں مسلم کش فسادات

بھارتی ریاست گجرات کے علاقہ احمد آباد میں پھر مسلم کش فسادات پھوٹ پڑے ہیں۔ جن کے نتیجہ میں 5۔ افراد ہلاک اور بیس سے زائد زخمی ہو گئے۔ فسادات اس وقت شروع ہوئے جب مسلمان لڑکوں کی جانب سے کرکٹ کھیلنے کے دوران گیند ہندوؤں کے مندر میں چلی گئی۔ اس پر بچوں کو زدوکوب کیا گیا۔ انتہا پسند ہندوؤں نے مسلمانوں پر بموں اور پتھروں سے حملے کئے اور فائرنگ کی۔ مسلمانوں کی متعدد دوکانیں نذر آتش کر دی گئیں۔

زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
الحمد پراپرٹی سینٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
ملک غلام یٰسین۔ محمد نواز احمد ورک
دوکان: 04524-214681
رہائش 04524-214228-213051

چوہدری اکبر علی پروپرائٹر موبائل: 0300-9488447
عمر اسٹیٹ ایجنسی
جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
9۔ جنوبی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ فون: 5418406-7448406

AL-FAZAL
JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH:04524-213649

ہر قسم کا اعلیٰ و معیاری کاغذ دستیاب ہے
پیپر کنگ
22 ذوالقرنین چیمبرز۔ گنپت روڈ لاہور
فون آفس: 7232280-7248012
طالب دعا: ملک مظفر احمد سنکوہی، ملک مدثر احمد سنکوہی

زرعی رقبہ برائے خرید
ضلع سرگودھا اور ضلع جھنگ سے زرعی رقبہ 5 مربع تا 10 مربع تک فروخت کرنے والے مالکان فوری رابطہ کریں
فہیم ارشد ایڈووکیٹ کوٹ عبدالمالک (شیخوپورہ)
فون: 042-7239982
موبائل: 0320-4839194

اندرونی الٹراساؤنڈ
Transvaginal Ultra sound کا آغاز
امراض نسواں، حمل کی پیچیدگیوں، دوران حمل بچے کی بیماریوں اور نشوونما، عورتوں کی اندرونی رسولیوں کی تشخیص میں انتہائی مفید اور بے ضرر۔
تعارفی قیمت صرف -/250 روپے نئی جدید جاپانی مشین کے ساتھ نیز گائنی اور پیٹ کے الٹراساؤنڈ کی سہولت بھی موجود ہے
نیز جنرل آؤٹ ڈور صرف 25 روپے
ترقی کی شاہراہ پر گامزن
مریم میڈیکل سنٹر
یادگار چوک ربوہ
04524-213944

KOH-I-NOOR
STEEL TRADERS
220 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled,Hot Rolled,
Galvanized Sheets & Coils
Tel:7630055-7650490-91 Fax:7630088
Email : bilalwz@wol.net.pk
Talib-e-Dua,Mian Mubarik Ali

اب آئے گا مزہ
ہم لیکر آئے ہیں مزے مزے کے کھانے
تقریبات کو حقیقی خوشیاں بنانے والے
گوندل ٹینٹ اینڈ پارٹی ڈیکوریٹرز
گولبازار ربوہ
فون نمبر: 04524-212758
نیز۔ نئی آرام دہ کاریں، مرسیڈیز، ٹویوٹا ویز اور لوڈر گاڑیاں کرایہ پر حاصل کریں۔

نیو راحت علی جیولرز
اکبر بازار شیخوپورہ۔
فون دوکان: 04931-53181
رہائش: 54991
سنگھار سنٹر شیکسپئر رواری مال۔ لاہور
فون دکان: 7320977-7237679
موبائل: 0300-9488027
رہائش: 042-5161681

البشیرز۔ اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
چنیوٹ شوروم فون 04942-423173 ربوہ 04524-214510

خان نیم پلیٹس
سکرین پرنٹنگ، شیلڈز، گرافک ڈیزائننگ
ویکیوم فارمنگ، بلسٹر، پیکنگ، فوٹو ID کارڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862
ای میل: Knp_pk@yahoo.com

ربوہ آئی کلینک
☆ سفید موتیا کا علاج بذریعہ الٹراساؤنڈ (PHAKO) سے کروائیں۔
☆ الٹراساؤنڈ کی مدد سے سفید موتیا کا آپریشن بغیر کسی بڑے چیرے اور بغیر ٹانکوں کے ہو جاتا ہے
☆ بذریعہ لیزر ریفریکٹ یا کانٹیکٹ لینز سے مکمل نجات حاصل کریں۔
☆ کالا موتیا اور بھینگا پن کا جدید ترین طریقہ علاج
☆ نیز فولڈنگ امپلانٹ Folding Implant کی سہولت میسر ہے۔
کنسلٹنٹ آئی سرجن
ڈاکٹر خالد تسلیم
ایف آر سی ایس (ایڈنبرا) یو۔کے
دارالصدر غربی ربوہ فون: 04524-211707

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
23۔ قیراط اور 22 قیراط جیولری سپلائرز
212837

نیشنل الیکٹرونکس کی فخریہ پیشکش
☆ LG سپلٹ AC کے ساتھ ① عدد کلر ٹی وی بالکل فری ☆ ڈاؤلینس مائیکرو ویو اوون کے ساتھ ① عدد استری فری۔ ویوز ویڈنگ گفٹ پیکج (-/10900 فریزر) (-/12900 فرج) (-/15900 سپلٹ AC)
ہم آپ کے منتظر ہونگے
احمدی احباب اس سہولت کا فائدہ اٹھائیں
یہ اسکیم محدود مدت کے لئے ہے
نیشنل الیکٹرونکس
جودھا مل بلڈنگ پیالہ گراؤنڈ لنک میکلوڈ روڈ۔ لاہور
فون نمبر: 7223228-7357309

جدید اور فینسی، مدراسی، اٹالین، سنگاپوری اور ڈائمنڈ کی ورائٹی کے لئے تشریف لائیں۔
الفضل جیولرز
صرافہ بازار سیالکوٹ
پروپرائٹر عبدالستار فون دکان: 0432-592316
فائن آرٹ جیولرز
بازار شہیداں سیالکوٹ
فون دوکان: 0432-588452 پروپرائٹر: سفیر احمد